اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/

۲ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۸ احسان ۱۳۳۰ ہش ۸ جون ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۳۳

مصر کیلئے نئی برطانوی تجاویز

لندن ۷ جون۔ حکومت برطانیہ نے مصر کو بھیجنے کے لئے اپنی تازہ ترین تجویزوں کو آخری شکل دے دی ہے۔ یاد رہے۔ برطانیہ کی پہلی تجویزیں حکومت مصر نے مسترد کر دی تھیں۔ نئی تجویزوں میں اس امر کا تعین کر لیا گیا ہے۔ کہ مصر کے دونوں مطالبوں کو ایک دوسرے۔ علاحدہ کیا جا سکتا ہے۔ مصر کے دو مطالبے یہ ہیں۔ اول نہر سویز کو برطانوی فوجوں سے خالی کر دیا جائے۔ اور سوڈان کو مصر سے ملا دیا جائے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مصری وزیر خارجہ اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ان دونوں مطالبوں کو تسلیم کئے بغیر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"محمد خدا تعالے کے نور کا سب سے بڑا نقش ہے۔ کہ آپ جیسا کوئی فرد کبھی دنیا میں نہیں ہوا۔ ہر ایک ملک سچائی سے خالی تھا۔ اور اس رات کی طرح تھا۔ جو بالکل تاریک ہو۔ خدا تعالے نے اس کو بھیجا۔ اور سچائی کو پھیلایا۔ اس راستی مجسم کی آمد سے مردہ زمین میں جان آگئی۔ آپ قدس اور کمال کے باغ کا ایک پودا ہیں۔ آپ کی تمام اولاد سرخ پھولوں کی طرح ہے۔"

(براہین احمدیہ)

آج دو ایرانی افسر اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے کارخانوں پر قبضہ کرنے کے لئے آبادان روانہ ہو گئے

طہران ۷ جون۔ حکومت ایران نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کا نظم و نسق سنبھالنے اور کارخانوں پر قبضہ کرنے کے لئے جو تین افراد کا ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ آج اس بورڈ کے دو افسر کمپنی کے کارخانوں پر قبضہ کرنے کے لئے طہران سے آبادان روانہ ہو گئے۔ یہ افسر جس گاڑی میں سوار تھے۔ اس کے سامنے ایرانی عوام کے ایک جم غفیر نے "برطانیہ مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ گو ابھی تک یہ قطعی طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کارخانوں پر قبضہ کرنے کا طریق کار کیا ہوگا تاہم عام قیاس یہ ہے۔ کہ طریق کار کا دارومدار اصل تیل کے چشموں اور کارخانوں میں کام کرنے والے افسروں کے رویہ پر ہی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ایران نے اس بورڈ کو ہنگامی طور پر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ۲۰ کروڑ ریال کی منظوری دی ہے۔ اسی میں سے مزدوروں کی تنخواہیں وغیرہ ادا کی جائیں گی۔ ایک اور خبر کے مطابق آبادان اور دوسرے تیل کے چشموں میں سے تمام غیر ملکی نامہ نگاروں کو نکال دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ نامہ نگار اپنے اپنے اخبارات کو ایران کے مفادات کے خلاف خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔

لندن۔ آج آئل کمپنی کے صدر نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ان ہدایات پر تبصرہ کے لئے ہوئی۔ جو برطانوی حکومت اور کمپنی کے ملے جلے وفد کو بات چیت کرنے کے بارے میں دی گئی تھیں۔

طہران۔ آج ایران میں مقیم برطانوی سفیر سر فرانسس نے کہا کہ ڈاکٹر مصدق کی ملاقات کے بعد اس امر کا امکان ہے۔ کہ بات چیت ہو سکتی ہے۔ آج یہاں حکومت کے حلقوں نے اس امر پر سخت حیرت کا اظہار کیا۔ کہ ہیگ کی عدالت انصاف نے برطانیہ کی حکومت اور کمپنی کی درخواستوں پر غور کرنا منظور کر لیا ہے۔ جیسا کہ یہ کمپنی اور حکومت ایران کا گھریلو معاملہ ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ حکومت ایران بھی جوابی طور پر ایک درخواست دائر کرے گی۔ آئل کمپنی کے ایک نمائندے نے بتایا ہے۔ کہ کمپنی نے تیل کی قلت کے پیش نظر ان روسی ہوائی جہازوں کو تیل کی سپلائی بند کر دی ہے۔ جو شمالی ایران میں ٹڈیوں کو تلف کرنے میں مصروف ہیں

لندن۔ آج برطانیہ نے اپنی ایک اور بٹالین قبرص روانہ کر دی ہے۔ پہلی چھاتہ بردار فوج اس پیر کو قبرص پہنچ رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور کمپنی کا ملا جلا وفد حکومت ایران سے بات چیت کے لئے اس ہفتے کے آخر تک طہران پہنچ جائے گا۔

کراچی ۷ جون۔ پاکستان کے دو تباہ کن جہاز ٹیپو سلطان اور طارق مسٹر صدیق چودھری کی قیادت میں جزیرہ روم کے لئے روانہ ہو گئے

امریکہ نے روس اور دیگر کمیونسٹ ملکوں سے تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا

واشنگٹن ۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں سے تمام تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس بارے میں چند دنوں کے اندر صدر جمہوریہ امریکہ حکومت کے مجوزہ اقدامات کا اعلان کریں گے۔ نیز یہ معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزارت خارجہ روس سے ۱۹۳۷ء کے تجارتی معاہدے کو منسوخ کر دینے پر غور کر رہی ہے۔ ایسا ہی اقدام۔ پولینڈ۔ ہنگری چیکوسلواکیہ رومانیہ اور بلغاریہ کے خلاف بھی اٹھایا جائے گا۔

حکومت سرحد کے عزائم

پشاور ۷ جون۔ آج کراچی سے یہاں پہنچتے ہی وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خاں نے کہا۔ کہ ان کی حکومت مرکزی حکومت کی منظور کردہ ۱½ کروڑ کی ساری کی ساری رقم صحت اور تعلیم کی سکیموں پر خرچ کرے گی۔ ان سکیموں میں ایک ایف۔ اے کالج۔ ایک جدید طریق کا انجنیرنگ کالج۔ ایک ڈگری کالج اور ۷۰ ابتدائی سکولوں کی عمارتیں تعمیر کرنا شامل ہے۔

لائل پور کے نزدیک دو قصبوں کی تعمیر

لاہور ۷ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے لائل پور کے نزدیک دو شہروں کی تعمیر کے لئے ۲۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ یاد رہے حکومت کی سکیم ۱۳ ایسے قصبے آباد کرنے کی ہے۔ ان میں سے چھ علاقہ تھل میں آباد ہوں گے۔ اس کے علاوہ ۵۸ ہزار مکانوں کی تعمیر کے لئے بھی زمین ہموار کی جائیگی۔

کراچی ۷ جون۔ منگل کے روز آسٹریلیا کا جو جوبلی کا جشن منعقد ہو رہا ہے۔ پاکستان سے اس میں شرکت کے لئے کراچی کے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر فرید جعفری کریں گے۔ آپ اس کے بعد مشرق بعید کے ممالک کا بھی دورہ کریں گے

کراچی مارکیٹ سات دن کے لئے بند

کراچی ۷ جون۔ کراچی کے کپڑے کی مارکیٹ کے منتظمین نے کپڑے کی گری ہوئی قیمتوں کے پیش نظر جو کہ پندرہ سے بیس فی صدی تک گر گئی ہیں۔ ایک ہفتہ کے لئے مارکیٹ بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے یہ قیمتیں مارکیٹ میں کپڑا زیادہ آنے کی وجہ سے گری ہیں۔

واشنگٹن ۷ جون۔ امریکی سینٹ کے ایک رکن اس امر کا ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ جسکی رو سے آئندہ ہر سال ۱۰۵ پاکستانیوں کو امریکہ میں نقل وطن کرنے کا کوٹہ مقرر کیا جائے گا

مشرق وسطیٰ کی خبریں

بیروت ۷ جون۔ لبنانی وزارت خارجہ کے اقتصادی محکمے کے انکشاف کے مطابق بہت سے ممالک نے لبنان سے تجارتی معاہدے کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان ممالک میں ترکی اور میکسیکو بھی شامل ہیں۔

بغداد ۷ جون۔ عراق کے وزیر دفاع نے ایک بیان میں عرب ممالک کے اعلیٰ فوجی افسران کے ان مذاکرات پر شوق کا اظہار کیا ہے۔ جو آج کل دمشق میں ہو رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ یہ معاہدہ عرب ممالک کے لئے مستقبل میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

قاہرہ ۷ جون۔ لبنان کے وزیر اعظم نے ایک حکمنامہ جاری کیا ہے۔ کہ کسی ایسے غیر ملکی شخص کو لبنانی ویزا نہیں دیا جائے گا۔ جو ملک میں کام کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ ایک اور حکم کے ذریعہ عارضی ویزا لے کر ملک میں داخل ہونے والوں کی بھی نگرانی کی جائے گی۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۷ جون۔ مشرقی محاذ پر آج کمیونسٹ فوجوں نے شدید مزاحمت کے بعد اتحادی فوجوں کی پیشقدمی روک دی ہے۔ البتہ انہیں مشرقی محاذ پر اینچے کے شمال میں کچھ پیشقدمی نصیب ہوئی ہے۔ لیکن شمال مغرب میں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے بمبار آج مختلف محاذوں پر کمیونسٹ ٹھکانوں کو نشانہ بنانے میں مصروف رہے۔

پاکستان اور مصر کا دوستی کا معاہدہ

قاہرہ ۷ جون۔ پاکستان کے مصر میں مقیم سفیر حاجی عبدالستار اسحاق سیٹھ نے مصر کی وزارت خارجہ کے افسران سے ملاقات کے بعد کہا۔ کہ مصر اور پاکستان کے درمیان دوستانہ معاہدے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ عنقریب اس معاہدے پر مصر میں دستخط ہو جائیں گے۔ تفصیلات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

"احباب جماعت احمدیہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیں"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

نوٹ: (۱) فسٹ ایر۔ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس (تمام مضامین) کا داخلہ ۴ جون سے شروع ہوکر ۱۴ جون تک رہے گا۔ کالج پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یا خط لکھ کر منگوایا جاسکتا ہے۔ یہ افواہ غلط ہے کہ کالج لاہور سے منتقل ہورہا ہے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ضروری اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہوسکے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

"میں ایک ماہ سے بیمار ہیں مبتلا ہوں سلسلہ کا کام بھی اس حالت میں کرنا پڑتا ہے ملاقاتیں نہیں ہوسکتیں ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی۔" (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

کہ انہوں نے خود ہی اپنے اصول نظم و ضبط کی تردید فرمائی ہے۔ ایک قوم میں نظم و ضبط پیدا کرنے والی جماعت احراریوں جیسی فطرتاً انتشار کرنے والی جماعت کے ساتھ کس طرح ایک سٹیج پر کھڑے ہوکر اس کی تائید کرسکتی ہے۔ اور اس کی کذب بیانیوں اور افتراء طرازیوں کو اپنا سکتی ہے؟

علامہ مشرقی کی رہائی کے لئے ریزولیوشن پاس کرنا بجا سہی مگر جب علامہ مشرقی سنیں گے کہ یہ ریزولیوشن ایک لوٹی ہوئی سٹیج پر احراری جیسی فتنہ پرداز جماعت کے ساتھ مل کر پاس کیا گیا ہے۔ اور اسی سٹیج پر احراریوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کی ناحق مخالفت کی گئی ہے۔ تو یقیناً وہ اس کی مذمت فرمائیں گے۔ جب ان کو معلوم ہوگا کہ جن احراری مولویوں نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور جنہوں نے احمدیوں پر بھی کفر کا فتویٰ لگا رکھا ہے۔ اس کی جماعت کے سربرآوردہ لیڈر انہی احراریوں سے مل کر سستی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تو وہ یہ معلوم کرکے شرم سے پانی پانی نہ ہوجائیں گے۔

ہم نے کبھی علامہ مشرقی کے خلاف کچھ نہیں کہا کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ان کے اعتقادات خواہ کتنے ہی ہم سے مختلف ہوں وہ کم سے کم احرار جیسے ٹولہ کے ساتھ کبھی متفق نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہمیں کامل یقین ہے کہ روزنامہ "وقت" پر وہ یہ پڑھ کر کہ اس کی جماعت اسنے احراریوں سے گٹھ جوڑ کیا سخت ناخوش ہوں گے۔ اور اس تمام کارروائی کو اپنی جماعت کے مقاصد کے منافی قرار دیں گے۔

کتنی حیرت ہے کہ وہ جماعت جس نے بارہا بہانگ دہل یہ کہا ہے کہ احراریوں نے ہمیشہ ہر تحریک میں مسلمانوں کی مخالفت کی ہے۔ اور ہمیشہ مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مفاد کو اور اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ آج وہی جماعت احراریوں کی دھاندلی اور ہلڑ بازی میں ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ اگر علامہ مشرقی باہر ہوتے تو کیا کبھی ایسا ہوسکتا؟

میٹرک پاس واقف زندگی طلبا توجہ فرمائیں

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لہٰذا ایسے طلباء جنہوں نے خود زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یا ان کے والدین نے انہیں وقف کیا ہوا ہے۔ یا وہ اب کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر مندرجہ ذیل امور سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا کہ ان کے مستقبل کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں تحریک جدید کے ماتحت پروگرام مرتب کیا جائے۔ چند دنوں کے بعد طلباء کو انٹرویو اور ڈاکٹری معائنہ کے لئے ربوہ بلایا جائے گا۔

(۱) نام۔ (۲) والد کا نام (۳) پتہ (۴) مضامین کی بکھے سائنس یا اردو (۵) نمبر حاصل کردہ (۶) والدین کا ان کے متعلق آئندہ پروگرام وغیرہ

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجراء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں لڑکیوں کا کالج جس کا نام جامعہ نصرت ہے جاری کردیا گیا ہے۔ فی الحال صرف فسٹ ایر (ایف۔ اے) کا انتظام کیا گیا ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل کو لکھ کر منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ تین جون سے شروع ہوچکا ہے۔ جو دس جون تک جاری رہے گا۔ **چودہ جون بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کالج کا افتتاح فرمائیں گے۔ طالبات کو چاہیئے کہ اس سے پہلے پہنچ جائیں۔** تاکہ افتتاح اور دعا میں شامل ہوسکیں۔

(مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

احرار کا افترا

ایک ہزار روپیہ انعام اگر ان کا دعویٰ درست ثابت ہو

احرار کے یوم تشکر کے موقعہ پر احسان احمد شجاع آبادی نے ایک تقریر کی ہے۔ اور وہ روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۸ مئی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں شجاع آبادی صاحب نے بیان کیا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم احمدیہ جماعت کی طرف سے پیش ہوا ہے۔ اس میں ایر کموڈور جنجوعہ اور بریگیڈیر لطیف کے نام بھی شامل ہیں۔ میں بحیثیت جماعت کے ذمہ وار رکن کے اعلان کرتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ایر کموڈور جنجوعہ اور بریگیڈیر لطیف نہ احمدی ہیں نہ احمدی تھے۔ اور نہ کبھی احمدی جماعت میں شامل ہونے کی انہوں نے درخواست کی

ہوائی جہاز کے محکمہ میں کوئی احمدی جنجوعہ ہمارے علم میں نہیں ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں دو احمدی جنجوعہ کا نام ہے اور وہ دونوں پیادہ فوج میں تھے نہ کہ ہوائی فوج کے محکمہ میں۔ اور دونوں کپتان تھے۔ اور اب تک زیادہ سے زیادہ میجر ہوسکتے تھے۔ اور ایر کموڈور بریگیڈیر کے عہدہ کا ہوتا ہے۔ پیادہ فوج کے افسر کو ہوائی جہاز کا افسر قرار دینا احراری علماء کے ہی شایان شان ہے۔

لطیف نام کے دو افسروں کا ذکر میمورنڈم میں ہے۔ ایک ان میں سے اس وقت میجر تھے۔ ہمارے علم میں وہ اس وقت ریٹائر ہوچکے ہیں۔ لیکن اگر وہ فوج میں ہوتے بھی تو زیادہ سے زیادہ لفٹنٹ کرنل ہوتے بریگیڈیر ہو ہی نہیں سکتے۔ جو لطیف صاحب گرفتار ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور کبھی احمدی نہیں ہوئے جو ان دونوں افسروں کو احمدی کہتا ہے ہم اسے کہتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین وہ مجرم ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ ہم اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی رائے ظاہر کرنے کو جرم سمجھتے ہیں۔ ناظر امور عامہ ربوہ

حضرت امیر المومنین کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

آج مورخہ یکم رمضان المبارک مطابق ۷ جون ۱۹۵۱ء بروز جمعرات جماعت احمدیہ حافظ نیلا گنبد لاہور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور تین عدد بکرے بطور صدقہ ذبح کرکے ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا

خاکسار غنی محبوب عالم صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور

درخواست دعاء

(از مکرم ملک عمر علی صاحب ملتان)

بفضل خدا خاکسار غرب ممالک اور یورپ کے تبلیغی دورہ پر جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے مراحل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طے ہوچکے ہیں لیکن ابھی بعض رکاوٹیں باقی ہیں لہٰذا احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مجوزہ تبلیغی دورہ کی تکمیل کی توفیق بخشے اور میری اس ناچیز سعی کو قبول فرمائے اور اس دورہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اور میرے اور میرے لواحقین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے سفر میں میرا خود ہی رفیق ہو اور میرا اور میرے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا پوتا فائق محی الدین سلمہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ نیز میرا نواسہ بعارضہ تپ محرقہ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر احمد علی پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ لاہور

(۲) میری بیوی کا موتیا بند کا اپریشن ہوئے تین ماہ ہوگئے ہیں مگر بینائی ٹھیک طرح درست نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی التجا ہے۔ حکیم عبدالرحمن شاہ چک ۲۴۷ ج ب لائل پور

(۳) ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد بیمار ہیں۔ اسی دوران میں دائیں ٹانگ اور بائیں بازو پر فالج کا حملہ ہوا۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ نعیم احمد چنیوٹ

روزنامہ — الفضل — لاہور

۸ رجون ۱۹۵۱ء

پاکستان ہمارا ہے

(۱)

کتنی ستم ظریفی ہے کہ تقسیم سے پہلے جو جماعتیں پاکستان کے خلاف تھیں۔ اور اتنی خلاف تھیں کہ انہوں نے دشمنانِ اسلام سے ملکر پاکستان کے مقصد کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ آج وہی جماعتیں جبکہ پاکستان بننے پر قائداعظم نے اسلامی حوصلہ مندی سے کام لے کر بجائے ان جماعتوں کے کرتا دھرتاؤں کو سزا دینے کے بلا شرط بخش دیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو کہتے تھے کہ قائداعظم پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور کہ وہ قائداعظم نہیں کافراعظم ہے۔ قائداعظم نے ان کو بھی کچھ نہ کہا۔ ہاں آج وہی جماعتیں بینترا بدلکر پاکستان کے استحکام اور سالمیت کو تباہ کرنے کے پرانے ارادوں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے مسلمانوں کو یہ دھوکا دے رہی ہیں کہ اب دنیا کے پردہ پر ان سے بڑھ کر پاکستان کا حامی اور خیر خواہ کوئی نہیں۔ پنجابی کی ضرب المثل ہے۔

ماں نالوں ہیجلی سو پھپھے کٹن

یعنی جو عورت کسی بچہ سے ماں سے بڑھ کر پیار جتائے تو سمجھ لو کہ وہ دھوکا باز ہے فریبی ہے کوئی نہ کوئی مجل دینا چاہتی ہے۔ اس لئے ہوشیار رہو۔ اور اس سے بچو۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری جس نے پسرور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ماں نے وہ بچہ ہی نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔ جب تقریر کرتا ہے تو پہلے "پاکستان ہمارا ہے" کا نعرہ لگا لیتا ہے۔ اور تقریر اس طرح کرتا ہے کہ گویا پاکستان کے لئے ؎

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اسی طرح نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب اور ان کے ترجمان "کوثر" کا حال ہے تقسیم سے پہلے تو پاکستان کا نام ان کی لغت میں "جنت الحمقاء" تھا۔ لیکن جب پاکستان میں بھوک کر آ گئے۔ یعنی ٹکٹ تو کلکتہ کا خریدا ہوا تھا۔ مگر "حادثۃً" کراچی میل میں سوار کر دیئے گئے تو آتے ہی نعرہ لگا دیا کہ "چونکہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے ہم قیادت بدلے بغیر دم نہیں لیں گے" کیونکہ "پاکستان ہمارا ہے"۔

یہی وطیرہ اب خاکساروں نے جنہوں نے اسلام لیگ کا لباس پہن لیا ہے اختیار کیا ہے وہ بھی احراریوں اور مودودی صاحب کی طرح "پاکستان ہمارا ہے" کا نعرہ لگا لگا کر ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اپنا کھویا ہوا وقار مسلمانوں میں حاصل کرنے کے لئے احراریوں کی شاگردی تک قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سید بشیر احمد صاحب رضوی نے جو عظیم الشان تقریر یکم جون کو موری دروازہ کے باہر فرمائی اس میں آپ نے پاکستان کی ان ازلی دشمن جماعتوں کا ذکر خاص طور پر فرمایا ہے۔ اور انہوں نے صاف صاف کہا کہ

"اگر خدا تعالےٰ قائداعظم کو کھڑا نہ کرتا۔ تو سارے دشمن ملت گروہ متحد ہو کر پاکستان کے تصور کو ذبح کرکے ہی دم لیتے خدا اپنی رحمتیں نازل کرے قائداعظم پر کہ انہوں نے انہیں ناکام بنایا۔ اور پھر انہیں مسلم عوام سے دور ہی رکھا۔ تاکہ یہ مسلم لیگ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آخر میں آپ نے قوم کو متنبہ کیا کہ یہ فرقہ وارانہ چپقلش وہی لوگ پھر پیدا کر رہے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان نظریہ کی مخالفت کی۔ اور جو انہیں برباد کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ وہ لکھنؤ والا رنگ یہاں پھر جمانا چاہتے ہیں۔ ان سے منہ نہ لگاؤ ان سے کہہ دو ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ ہم پاکستان کو مضبوط بنا کر تمام دنیا میں اسلام کو سربلند کرنا چاہتے ہیں۔ نفاق پھیلا کر ہمارے لئے مشکلات پیدا نہ کرو۔"

(جدید نظام ۷ رجون ۱۹۵۱ء)

(۲)

ایسی عظیم الشان اور پاکستان کے استحکام و سالمیت کے مفید مطلب تقریر کے بعد بھلا ازلی دشمنان پاکستان جماعتیں کب نچلی رہ سکتی تھیں۔ ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اتحاد کانفرنس کا جو حشر ان دشمنان اسلام و پاکستان جماعتوں نے کیا۔ اس کی روئداد "امروز" "زمیندار" "نظام جدید" اور "وقت" میں شائع ہو چکی ہے۔

اس ضمن میں ہمیں جس بات کا افسوس سب سے زیادہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگرچہ اسلام لیگ کی حرکات پاکستان کے لئے مفید نہیں تھیں۔ مگر اس نے آج تک اپنی انفرادیت قائم رکھی تھی۔ اور احراریوں جیسے بے پیندا کذب طراز، شرارت پسند عنصر سے گٹھ جوڑ کرنے سے احتراز ہی کیا تھا۔ اس لئے بھی ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ۲ جون کو جو دھاندلی احراریوں نے اتحاد کانفرنس کے پنڈال میں مچائی اس کی جو روئداد "وقت" "اسلام لیگ" کے ترجمان میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی احراریوں کے "مخالفت احمدیت" کے ہتھکنڈے کے چنگل میں آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے بھی گویا یہ خیال کر لیا ہے کہ احراریوں کی طرح ان کے پاس بھی کوئی اپنا ٹھوس پروگرام نہیں ہے۔ اور وہ بھی احراریوں افترا طرازوں اور کذب بافوں بے کار نیم ملاؤں کی طرح محض احمدیت کی مخالفت کے سہارا پر زندگی کی سانس لے سکتے ہیں۔

زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ اپنی زندگی میں پہلی بار احراریوں کے ساتھ ایک لوٹی ہی سٹیج پر ایسی لوٹی ہوئی سٹیج پر جس کا منشاء پاکستان میں انتشار پھیلانے والے عناصر کا قلع قمع تھا۔ جو نہایت نیک نیتی سے پاکستان کی خیر خواہی کے لئے اتحاد بین المسلمین کے لئے بنائی گئی تھی۔ ہاں احراریوں جیسے فتنہ پرداز لیڈروں کے ساتھ اس لوٹی ہوئی سٹیج پر اسلام لیگ والے بھی تقریریں کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے کہا جاتا ہے کہ خاکسار وہاں خدمت خلق کے لئے موجود تھے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ لیکن اس موقعہ پر ان کی خدمت خلق کیا تھی؟ کیا بطور خادم خلق ہونے کے ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ جناب خلیق قریشی ایڈیٹر عوام لائل پور کی تقریر میں خلل انداز ہونے والوں کو اپنی پوری طاقت سے فساد مچانے سے روکتے۔ اور مقرر کو تقریر ختم کرنے میں مدد دیتے۔

جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں اگر انہوں نے واقعی سٹیج کے گرد گھیرا ڈال لیا تھا۔ اور انجمن اتحاد المسلمین کے ارکان اور مقررین کو بچکر نکل جانے دیا تھا۔ تو کیا وہ یہ نہیں کر سکتے تھے۔ کہ ہلڑ مچانے والوں کا ناطقہ بند کر دیتے۔ اور مقرر کو تقریر جاری رکھنے میں مدد کرتے۔ مگر انہوں نے بقول "وقت" جو کیا وہ یہ کہ سٹیج پر قبضہ کر لیا۔ اور احراریوں سے ملکر احمدیوں کے خلاف تقریر بازی شروع کر دی۔

روزنامہ "وقت" کی اشاعت ۸ رجون میں جو خبر "اتحاد کانفرنس میں گڑبڑ" کے زیرعنوان پہلے صفحہ پر شائع ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ

"جس کی تائید محترم اختر صاحب صدیقی راولپنڈی نے کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرات میں ابھی ابھی راولپنڈی سے آیا ہوں انجمن اتحاد المسلمین کی کانفرنس میں اپنے خیالات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میں ابھی جلسہ گاہ میں پہنچا ہی تھا کہ ایک ہنگامہ برپا ہو گیا جس کو دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ آزاد قومیں اس قسم کی حرکتیں نہیں کیا کرتیں۔ اور ہم پاکستانی مسلمان اس قدر غیر منظم ہیں کہ جس کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم ابھی اسی مقام پر ہیں جہاں انگریزی سامراج کے وقت تھے۔ آج اتحاد کانفرنس میں یہ انتشار ثابت کر رہا ہے کہ قوم ضبط و نظم سے بالکل دور پڑی ہوئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم اس جماعت سے دور پڑی ہوئی ہے۔ جو قوم کو منظم ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔"

(روزنامہ وقت ۸ رجون ۱۹۵۱ء صفحہ ۱)

اس میں یہاں تک تو جناب اختر صدیقی نے کتنی اچھی باتیں کہی ہیں۔ مگر بقول "وقت" "آپ نے خود ہی احمدیت کے خلاف واویلا کرکے اپنی ان اچھی باتوں کی تردید کر دی۔ کیا یہ احمدیوں کا جلسہ تھا۔ جس کی سٹیج پر احراریوں کی شرارت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر خاکساروں نے قبضہ کرکے احمدیوں کے خلاف تقریریں کرنا شروع کر دی تھیں؟ یہ جلسہ تو اتحاد المسلمین والوں کا تھا اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ خاکساروں کو انجمن اتحاد المسلمین سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ پھر جب احراریوں نے ہلڑ مچایا۔ تو کیا خاکساروں کے لئے زیبا تھا کہ وہ ہلڑ مچانے والوں کی تائید شروع کر دیتے۔ اور جن بیچاروں نے محض پاکستان کی حقیقی خیر خواہی کے لئے یہ جلسہ کیا تھا۔ ان کی حفاظت کرنے کی بجائے ان کو بھگا دیتے۔

پھر انہی صاحب نے جنہوں نے اپنی تقریر کا آغاز اس طرح پند و نصائح سے کیا۔ اور نظم و ضبط پر وعظ فرمایا۔ انہی صاحب کو واجب تھا کہ احراریوں کی سر میں سر ملانا شروع کر دیتے۔ اور اپنے جماعتی پروگرام سے ہٹ کر احراریوں کے افترا اور کذب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ؎

لکھنا غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف،
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے۔

ہمیں شرم آتی ہے یہ خیال کرتے ہوئے بھی کہ اسلام لیگ جو اپنے آپ کو بڑی با اصول جماعت سمجھتی رہی یہاں تک کہ اختر صاحب نے ضبط و نظم کی تلقین کرتے ہوئے یہاں تک بھی کہا۔

"آج اتحاد کانفرنس میں یہ انتشار ثابت کر رہا ہے کہ قوم ضبط و نظم سے بالکل دور پڑی ہوئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ قوم اس جماعت سے دور پڑی ہوئی ہے جو قوم کو منظم ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔"

کیا موز مقرر کا اسی سانس میں احراریوں کی ہاں میں ہاں ملا کر احمدیوں کو کوسنا شروع کر دینا یہ ثابت نہیں کرتا

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۴ پر)

حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تمام مذاہب پر غلبہ اسلام

کلام پاک کی ایک جامع تصویر

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل مضمون بصورت ٹریکٹ صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے شائع کیا ہے

۱۸۹۶ء میں بعض برہمو سماج سے تعلق رکھنے والے معززین نے مشورہ کر کے یہ تجویز کی کہ ایک عظیم الشان مذہبی جلسہ مقرر کر کے تمام مذاہب کے نامی اور اخص وکلاء کو شرکت کے لئے دعوت دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل سوالات مقرر کر کے مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، برہمو سماجیوں، سکھوں، تھیوسافیکل سوسائٹی والوں، فری تھینکروں وغیرہ تمام مذہب والوں کو مدعو کیا۔ اور یہ شرط لگائی کہ تقاریر میں صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ کسی دوسرے مذہب پر حملہ ہرگز نہ کیا جائے۔ اور جو سوالات تجویز کئے گئے وہ یہ تھے:۔

(۱) انسان کی جسمانی، اور اخلاقی اور روحانی حالتیں

(۲) انسان کی زندگی کے بعد کی حالت

(۳) دنیا میں انسان کی ہستی کی غرض کیا ہے اور کس طرح پوری ہو سکتی ہے؟

(۴) کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے؟

(۵) علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

ان سوالات کے حل کے لئے اسلام کی طرف سے یہ چار اصحاب وکیل قرار پائے (۱) حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود ومہدی معہود) (۲) مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (۳) مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی (۴) مولوی مبارک علی صاحب

جلسہ کے لئے تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء مقرر ہوئیں اور جلسہ کے انعقاد کے لئے اسلامیہ کالج لاہور کا ہال عاریتاً لیا گیا نیز اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ اس جلسہ کی شہرت تمام کر دی گئی۔

حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سوالات کا صرف قرآن کریم سے مفصل جواب لکھکر اپنے مخلص مرید حضرت مولوی عبد الکریم رضؓ صاحب سیالکوٹی کو لاہور روانہ کیا۔ اور ساتھ ہی جلسہ سے پانچ روز قبل یعنی ۲۱ر دسمبر کو اپنے مضمون کے سب سے بالا رہنے کے متعلق بطور پیشگوئی ایک اشتہار بھی شائع فرمایا جو یہ ہے۔

”جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں (بعد میں یہ جلسہ عملاً اسلامیہ کالج کے ہال میں منعقد ہوا تھا۔ ناقل) ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہو گا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائیگا یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اسکی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ معارف اور حقائق درج ہیں۔ جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تصویر اس کے ہاتھ آجائے گی۔ یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزہ ہے مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن وجمال کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور نور سے نفرت رکھتے ہیں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے۔ جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائینگی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتاب کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ، خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھوں پر بھی اسکی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا۔ کہ اللّٰہ اکبر خربت خیبر اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے اور وہ نورانی قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کے صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا۔ کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی چلی جائے گی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت الہام کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور مجھے یہ الہام ہوا۔ انّ اللّٰہ معک۔ انّ اللّٰہ یقوم اینما قمت۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں تو کھڑا ہوتا ہے۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے اب میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اپنا اپنا حرج کر کے بھی ان معارف کو سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آویں کہ ان کی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہوں گے کہ وہ گمان نہیں کر سکتے ہوں گے۔“

ناظرین کرام! یہ اشتہار لاہور اور ملک ہند کے کونے کونے میں جلسہ سے کئی دن پہلے شائع کر دیا گیا۔ جب جلسہ کی تاریخ آئی اور جلسہ شروع ہوا۔ تمام مذاہب کے مشہور وکلاء حاضر تھے۔ سب نے اپنے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر جب حضرت مولوی عبد الکریم رضؓ صاحب سیالکوٹی نے حضرت مرزا صاحب کی تقریر پڑھنا شروع کی تو اس تقریر کو سننے کے لئے اس قدر کثرت سے لوگ جمع ہوئے کہ ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ اور مزید تل بھر جگہ نہ رہی۔ لوگوں پر تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ گویا محویت اور وجد کا عالم طاری ہو گیا چونکہ جس قدر وقت اس تقریر کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ مضمون کے لحاظ سے بہت تھوڑا تھا۔ اس لئے پبلک کے مجبور کرنے پر منتظمین نے اس مضمون کے لئے جلسہ کا ایک دن اور بڑھا دیا۔ ایک معزز ہندو کی زبان سے جو اس جلسہ کے صدر تھے۔ بے اختیار نکلا کہ یہ مضمون تمام مضمونوں سے بالا رہا۔ ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ نے صرف حضرت مرزا صاحب کی تقریر کا ذکر کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ حضرت مرزا صاحب کا مضمون سب سے بالا رہا۔ چنانچہ اس نے لکھا:۔

”جلسہ مذاہب لاہور جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اسلامیہ کالج لاہور کے ہال میں منعقد ہوا۔ اس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کا جواب دیا (آگے وہ سوالات درج کئے گئے ہیں۔ ناقل) لیکن سب مضمونوں سے زیادہ توجہ اور دلچسپی سے (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کا مضمون سنا گیا۔ جو اسلام کے بڑے بھارے مؤید اور عالم ہیں۔ اس لیکچر کو سننے کے لئے دور و نزدیک سے ہر مذہب وملت کے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے چونکہ مرزا صاحب خود شامل جلسہ نہیں ہو سکے۔ اسلئے مضمون ان کے ایک قابل اور فصیح شاگرد مولوی عبد الکریم رضؓ صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ ۲۷ر تاریخ والا مضمون قریباً ساڑھے تین گھنٹے تک پڑھا گیا۔ اور گویا ابھی پہلا سوال ہی ختم ہوا تھا۔ لوگوں نے اس مضمون کو ایک وجد اور محویت کے عالم میں سنا۔ اور پھر کمیٹی نے اس کے لئے جلسہ کی تاریخوں میں ۲۹ر دسمبر کی زیادتی کر دی۔“

اس جلسہ کی رپورٹ جو ہندوؤں کی طرف سے مرتب ہوئی۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے متعلق یہ الفاظ درج کئے گئے:۔

”پنڈت گوردھن داس کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا۔ اسلئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا۔ کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات ہزار کے قریب مجمع تھا۔ مختلف مذاہب وملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا۔ لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا۔ اور ان کھڑے ہونے والے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا۔ عمائد پنجاب۔ علماء۔ فضلاء۔ بیرسٹر۔ وکیل۔ پروفیسر۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈاکٹر۔ غرضیکہ اعلیٰ طبقے کی مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ انہیں نہایت صبر وتحمل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ گھنٹے اس وقت ایک ٹانگ پر کھڑے رہنا پڑا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی مقرر تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ کہ ماڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جبتک یہ مضمون ختم نہ ہو۔ تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقت کے گذرنے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دیدیا تو حاضرین اور ماڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ مضمون شروع سے آخیر تک یکساں دلچسپی ومقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔“ (دیکھو رپورٹ جلسہ مذاہب عالم لاہور)

احباب کرام! اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار سے جو آپ نے جلسہ سے کئی روز قبل بطور پیشگوئی شائع فرمایا [illegible]

(باقی)

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی

طبعیات اور قرآن مجید کا علمی معجزہ

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ

مادہ پرستی بنی اسرائیل کی پرانی مرض ہے جس کا کھوج حضرت موسیٰ علیہ السلام تک چلا جاتا ہے فرعون نے بھی مادی اور طبعی اسباب و علل سے فائدہ اٹھا کر دولت اور حکومت جمع کر لی اور لوگوں کے لئے دنیا تنگ کر دی۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرعونیت سے نجات دلانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اس گئی گذری قوم کو ایک طرف خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھلاتا تھا اور دوسری طرف مادی اور طبعی اسباب سے پیدا شدہ شعبدہ بازی کا رد پیش کرتا تھا۔ سائنس کی ابتدائی معلومات اس زمانہ میں بے علم اکثریت پر جادو کا اثر رکھتی تھیں۔ اس جادو کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوارق عادت لاٹھی نے نگلا گیا۔ اس کے بعد گو پے در پے انبیاء آتے رہے اور معجزات کی بارش ہوتی رہی۔ مگر علمی لحاظ سے مادہ پرستی کا علاج تشنہ تکمیل رہا۔

چونکہ انسانی استعداد کی مختلف شاخیں پھوٹ رہی تھیں اس لئے ضروری تھا کہ بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل شافی ہدایت نامہ نازل ہو۔ یہ حتمی ضرورت مکمل اور اتم صورت میں قرآن حکیم اور فرقان مجید کے ذریعہ پوری ہوئی جس کے ذریعہ سے انسانی استعداد کی تمام شاخوں کی آبیاری ہوئی۔ مشرقی کرۃ الارض میں علم سائنس کے ذریعہ مادہ پرستی نے پھر جڑھ پکڑ لی اور بنی اسرائیل نے اس مہلک مرض میں مبتلا ہو کر پرانی تاریخ کو شدومد سے دوہرایا۔ اب ایک فرعون کی بجائے ایک ایک وقت میں کئی فرعون نمودار ہونے لگے۔ اور محدود حکومت کی جگہ عالمگیر حکومتوں نے سکہ جمالیا۔ یہ فتنہ فتنۂ دجال کہلاتا ہے جس کی جمالی رنگ میں سرکوبی کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر تھی۔ چنانچہ دجالی فراعنہ کے صلیبی فتنہ کو سنت الٰہی کے مطابق اس کے موعود مرسل نے بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور دجال کی زمینی دولت اور مادی علوم کے مقابلہ میں قرآنی علوم اور عرفان الٰہی کے بے بہا خزانے لٹا دیئے۔

موجودہ سائنس دان اور فلاسفر چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور بلاواسطہ الہام کے منکر ہیں اس لئے مذہبی کتب کو پرانے مذاہب کے فلسفیانہ تخیلات کا مجموعہ گردانتے ہیں اور ان کے خلاف اکثر وہ امور پیش کرتے ہیں جو اس فانی عالم کے مادی اور ظاہری اصول و قوانین کے متعلق ہیں۔ اگر ان کے زعم میں خود ساختہ نظریات کسی مذہبی کتاب کے بیان کردہ حقائق سے (قطع نظر ان کے روحانی مطالب کے) مختلف ہوں تو اس کو وہ اپنی عظیم الشان کامیابی سمجھتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کی کتب میں چونکہ رد و بدل ہو چکا ہے اس لئے ان کے مقابلہ پہ قرآن کریم کو لیتے ہیں جو کہ لوح محفوظ ہے اور دنیا کی ہدایت کے لئے آخری اور مکمل نوشتہ۔

آج سے چار صد سال قبل پولینڈ کے ایک ماہر ہیئت کوپرنیکس نے زمین کی اپنے محور کے گرد گردش اور ساتھ سورج کے گرد چکر دریافت کر کے ایک بیش بہا اضافہ کیا۔ اور قرآن حکیم پہ بڑی شدومد سے اعتراض کیا گیا کہ اس میں نہ صرف زمین کی گردش کا ذکر نہیں بلکہ عام نظری دھوکہ کے مطابق جیسا کہ چار صد سال قبل تک تمام بنی نوع انسان مبتلا رہے قرآن حکیم بھی سورج کو ہی متحرک بیان کرتا ہے۔ طبعیات اور ہیئت کے ماہرین کو اپنی اس حقیقت شناسی پہ بڑا بھاری زعم تھا مگر جلد ہی وہ موعود وقت آ گیا جبکہ قرآن کے علمی معجزات ظاہر ہونے تھے۔ چنانچہ بیسویں صدی کے شروع میں ایسی لمبی دوربینیں ایجاد ہوئیں۔ اور سیاروں کی حرکات کا جائزہ لینے کے لئے نئے نئے طریقے نکلے تب سورج کی حرکت کا علم ہوا۔ کہکشاں اور دوسرے ستاروں کے مقابلہ سے علم ہوا کہ واقعی ہمارا سولر اپنے خاندان سمیت یعنی زمین۔ چاند۔ مشتری۔ زہرہ۔ عطارد وغیرہ کو لے کر کسی سمت خط مستقیم پہ جا رہا ہے۔ قرآن مجید نے آج سے تیرہ صد سال قبل اس حقیقت کو نہایت واضح الفاظ میں بیان فرمایا تھا۔ فرمایا ہے۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (سورۃ یٰسین) یعنی سورج اپنی قرارگاہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور یہ غالب اور علیم خدا نے مقدر فرمایا ہے۔

اسی طرح سورۃ نمل میں زمین کی حرکت کے متعلق نہایت عام فہم اور حقیقت افروز طریق سے بیان فرمایا بلکہ یہاں بنی اسرائیل کو ہی مخاطب کیا گیا ہے۔ فرمایا ہے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ھُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ یعنی یہ قرآن یقینی طور پہ بنی اسرائیل کے لئے بیان فرماتا ہے۔ اکثر وہ مسائل جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ پھر آگے چل کر فرمایا ہے:۔ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا جَامِدَۃً وَّھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ط صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ ط اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۔ یعنی تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ وہ جمے ہوئے (یعنی ساکن) ہیں۔ حالانکہ وہ گذر رہے ہیں (فضا میں) جیسا کہ بادل گذرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے۔ یقیناً وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ زمین کے گھومنے سے پہاڑوں کا فضا میں بادلوں کی طرح خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے ماتحت گذرنا کس قدر لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو تیرہ صد سال قبل بیان فرمایا تھا جس کو انسان نے سینکڑوں سال بعد نامکمل طور پہ معلوم کر کے کلام الٰہی پہ اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ اور آخر کار شرمسار ہونا پڑا۔ سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان پہ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔

قرآن مجید میں سات آسمانوں کا ذکر ہے بلکہ فرمایا ہے وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔ کہ ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط چھتیں بنائی ہیں یہ بھی فلسفہ اور سائنس کے لئے محل اعتراض بنا رہا۔ کہ یہ جو چھت نظر آتی ہے یہ نوحد نظر ہے۔ اور آسمانی رنگ تو ہواؤں کا رنگ ہے۔ مگر تھوڑا عرصہ ہوا بحر او قیانوس کی خاموش فضا میں ایک دھماکہ ہوا جس کی آواز گنبد خضراء سے ٹکرا کر دوبارہ صدائے بازگشت کی صورت میں سنی گئی۔ پھر تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اوپر چھت ضرور ہے مگر شفاف۔ چنانچہ برقی لہروں کے ذریعہ معلوم ہوا۔ موٹی لہر جسے Long wave کہتے ہیں چند میل بلند جا کر ایک شفاف گنبد سے ٹکراتی ہیں اور باریک لہریں یعنی Short waves اوپر ایک اور شفاف گنبد سے ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہیں۔ اس دوسرے آسمان سے پرے لکھو کھا وولٹ کی طاقت سے پُر لہریں موجزن ہیں اور ہر آن اس چھت پہ دھماکے پیدا کر رہی ہیں۔ اگر یہ آسمانی چھت ان دھماکوں کی آواز اور لہروں کو ذرا سا بھی راستہ دیدے تو ہماری دنیا کی تباہی میں شک نہیں۔ عیسائی دنیا کے لئے اب بہت بڑی مشکل درپیش ہے۔ اگر کلیسیہ کے باطل عقیدہ کی رو سے حضرت عیسیٰ اپنے مادی جسم سمیت سموات کی عناصر کو فنا کر دینے والی فضا سے بفرض محال گذر بھی چکے ہیں تو کم سے کم ان کی واپسی کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ اَبْوَابًا۔ قیامت کبریٰ بپا ہونے کے لئے آسمانوں کے دروازے کیا ایک دروازہ ہی کافی ہے۔ لہذا اس سے قبل کہ عیسیٰ اترنے کے لئے آسمانی چھت میں راہ بنائیں ہماری دنیا ہی تباہ ہو چکی ہوگی۔

امن و صلح کے شہزادے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح دوراں اور مہدی آخر زماں عین وقت پہ مبعوث ہوئے ورنہ مسیح ناصری کے نازل ہونے کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔

وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر چیز کو ہم نے جوڑا پیدا کیا ہے یعنی موجودات عالم میں کوئی چیز جاندار یا بے جان مادہ یا روح ایسی نہیں جو کہ واحد کہلا سکے سب جوڑا جوڑا ہیں۔ سائنس دانوں نے اس کو بھی ظاہر پہ محمول سمجھا کہ جانداروں میں نر و مادہ دیکھ کر کہا گیا ہے کہ ہر چیز کا جوڑا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ ہر چیز کے جوڑے دریافت ہو گئے۔ چنانچہ ایک خلیہ والے جراثیم جن میں نر و مادہ نہیں ہوتا ان کے مرکزی نقاط میں جوڑے موجود ہیں جن کو genes کہتے ہیں۔ نباتات میں جوڑے اور Polen کے ذریعے افزائش کا علم عام ہے۔ مگر مادے کے اجزاء یعنی ایٹم کا مسئلہ قابل حل تھا۔ یہاں سائنسدان آ کے رک گئے۔ کہ اب تو جوڑوں کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا یہ تو غیر فانی متحد وجود ہیں۔ مگر اس ایٹم میں مثبت اور منفی برقی حلقوں کے اتنے جوڑے نمودار ہوئے کہ ان جوڑوں کا گننا اور ان کا حال معلوم کرنا اب سائنس کا کمال تصور کیا جاتا ہے۔ غرض اب باقی کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو وحدۃ الوجود ہونے میں خدا تعالیٰ کی شریک ٹھہر سکے یا غیر فانی کہلا سکے۔ سوائے اس ذوالجلال والاکرام کے۔

پرانے فلسفے کے بعد سائنس اور سائنس کی ترقی کے بعد جو نیا فلسفہ بنا ہے اس میں شک نہیں کہ مادی ذرائع کے لحاظ سے موجودات میں جو خدا تعالیٰ نے انعامات رکھے ہیں ان کی افراط حاصل ہوئی ہے۔ انہیں خواہ صحیح طور پہ استعمال کیا جائے یا غلط طور پہ۔ مگر ان کامیابیوں کے بل بوتے ایمان باللہ سے پہلوتہی اور وحی الٰہی کی تضحیک کسی لحاظ سے بھی معقول نہیں کہلا سکتا۔ ہم دوسرے مذاہب کی کتب کو قرآن شریف کے تابع سمجھتے ہوئے یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآنی معجزات ہی اس دجالی فتنے کا استیصال کر سکتے ہیں چنانچہ سائنس کے تجرباتی اور نظریاتی پہلوؤں میں اس قدر اجتماع اضداد اور آپس میں اختلاف ہے

جو کہ علمی دیانتداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہرگز چشم پوشی کے قابل نہیں۔ وہ کہتے ہیں چونکہ کوئی نیا نظریہ ہمارے پاس موجود نہیں۔ جو اصل حقیقت کو دا شگاف کر سکے اس لئے ہم مجبوراً اپنے فرسودہ نظریوں کو اپنا رہے ہیں۔ بلکہ تمام نئی تحقیقات انہیں کی بھینٹ چڑھا دی جاتی ہے خواہ چسپاں ہو سکے یا نہ۔ اس ہٹ دھرمی کی معقولیت کا ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ ان کے پاس موجودات کون و مکان کے موجود ہونے کا صرف ایک ہی ارتقائی اور مشینی نظریہ ہے۔ یعنی یہ سب کچھ بلا ارادہ بلا نظام اور بلا مقصد محض اتفاقات غیر شعوری کے ذریعہ موجود ہو گیا۔ ایسے نظریے کے مقابلہ میں کسی اصول اور قاعدے کی تلاش نہ صرف عبث اور اجتماع ضدین ہے۔ بلکہ ایسی گری پڑی لاوارث چیزیں نہایت محکم اور اٹل اصول و قوانین ربط۔ ضبط کا کارفرما ہونا ارتقائی نظریے کو سامنے رکھ کے بدیہی طور پر قیاس مع الفارق ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب یہ لوگ عملی سائنس میں قدم رکھتے ہیں۔ تو ہمیشہ اصول و قوانین سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے منطقی اغلال دریافت کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے کہ آئنسٹائن لکھتا ہے۔ "یونانی فلسفہ کے موجودہ طبیعات تک تمام تاریخ شاہد ہے۔ کہ ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ موجودات عالم کی ظاہری بوقلمونیوں اور صنعت کاریوں کو چند بنیادی اصول و قوانین میں محصور کر لیا جائے۔ اور یہی ہمارے فلسفے کا مقصد وحید ہے"

حقیقت میں یہ زمین و آسمان کسی حکیم، سلیم مصور عجیب خالق و باری یعنی ایسے رب عزیز و قدیر کے بغیر جس کے لئے سب اسمائے حسنہ بلا شرکت وقف ہیں۔ اور وہ ذات احسن الخالقین ہو عالم وجود میں آ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے اس کارخانہ عالم کا نظام و اصول خواہ کسی نظریے کی عینک چڑھا کر دیکھا جائے۔ اس نتیجے سے گریز نہیں ہو سکتا۔ کہ ان اسباب و علل کا منتہی ہے۔ اور وہی ہمارا رب ہے۔

تعلیم القرآن کلاس

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے زیر انتظام ماہ رمضان میں تعلیم القرآن کلاس کھولی گئی ہے ....

.... اس لئے جو بہنیں ان دنوں میں تشریف لائیں۔ وہ جلد از جلد اپنے آنے کی اطلاع دیں اور یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ ان کی تعلیم کیا ہے۔ اور کیا پہلے کسی سال تعلیم القرآن کلاس میں پڑھ چکی ہیں۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

مورخہ ۱۳ مئی۔ مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے زیر اہتمام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج سٹاف روم میں ۶ بجے شام عربی زبان میں تقریر فرمائی

تقریر کا موضوع تھا "مستقبل العربیۃ فی الباکستان" پروفیسر محمد العربی آف اورنٹیل کالج لاہور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ فاضل مقرر نے نہایت ہی فصیح و بلیغ زبان میں عربی زبان کے مقام اور اس کی اہمیت پر نئے نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان اسلامی شریعت و تمدن کے قیام کی بنا پر حاصل کیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت کا قیام اور عربی زبان دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ کوئی مسلمان جو عربی سے نابلد ہے۔ کما حقہٗ احکام خداوندی پر عمل نہیں کر سکتا۔

آپ نے اس امر کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ عربی زبان اُمّ الالسنۃ ہے۔ عربی زبان ایک فلسفی زبان ہے۔ مسلمانوں کے لئے مقدس زبان ہے۔ ابتدا سے دنیا میں ایک ہی زبان تھی جوں جوں بنی نوع انسان اطراف عالم میں پھیلتے گئے عربی زبان سے دوسری زبانیں نکلتی چلی گئیں۔ قرآن کریم ہمارے آقا۔ خالق و مالک کی چٹھی ہے۔ جو ہمارے نام آئی۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ اس چٹھی کی زبان سے واقفیت پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ لیکن عربی ہر پاکستانی کی دینی زبان ہے۔ اور اس بنا پر عربی زبان کو جو اہمیت حاصل ہے۔ ارباب حل و عقد کو اسے پیش نظر رکھ کر عربی علوم کو وسیع کرنے کے ذرائع پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

اخیر میں آپ نے اپنے عربی زبان کے متعلق اُن دس مطالبات کا ذکر کیا۔ جو آپ نے حکومت پاکستان کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ اور جو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں فاضل مقرر کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ اور مولانا ابو العطاء صاحب کے نظریات سے اتفاق کا اظہار کیا۔ آپ نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا۔ کہ جب کہ اسلام اور عربی زبان لازم و ملزوم ہیں۔ پاکستان میں عربی زبان کو ایک اجنبی زبان سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے خاص طور پر .... اس امر پر زور دیا۔ کہ عربی زبان کی تدریس و تعلیم کا موجودہ طریق سخت ناقص ہے۔ اور جب تک اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی مفید نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور آپ نے اپنے ان نقائص پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج نے فاضل مقرر صاحب صدر اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجلاس ختم ہوا۔

(سیکرٹری مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی زندگی کا ایک مخفی ورق

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حیدرآباد دکن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ محبت و اخلاص کا دم بھرنے والوں کی بہت بڑی جماعت ہے مگر مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ کہ اس محسن عظیم کی حیات کے اوراق کو پڑھنے کے لئے انہیں بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ بلکہ وہ (الا ماشاء اللہ) یہ کوشش بھی نہیں کرتے۔ کہ ان اوراق پارینہ کی تلاش کریں۔ جو مختلف مقامات پر منتشر پڑے ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ میں میں نے اپنے علی گڑھ کالج کے طالب علموں کو بامر در کہا۔ کہ وہ سرسید کے مخطوطات وغیرہ کو پڑھیں۔ اور لائبریری میں تلاش کریں گے۔ تو بہت قیمتی اوراق مل سکیں گے مگر آہ!

کیا آرزو کہ خاک شدہ!

میں آج آپ کی علمی قابلیت کے اظہار کے سلسلہ میں ایک ورق پیش کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو گا۔ کہ سرسید کے دل میں آپ کی کیا عظمت تھی۔ اور خود آپ کو خدمت دین کے لئے ہر قربانی کا کس قدر جوش تھا۔

مولوی عنایت الرسول مرحوم چریا کوٹی ایک مشہور عالم اور عیسائیوں سے مناظرات کرنے اور ان کے اسلام پر حملوں کے جواب کے لئے خاص جوش رکھتے تھے۔ اور بڑی محنت سے انہوں نے عبرانی اور یونانی زبانوں کو سیکھا یہ آج سے قریباً سو برس پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے ۱۲۶۸ھ میں بذریعہ کشتی کلکتہ کا سفر اس مقصد سے کیا اور جب وہ فارغ التحصیل ہو کر واپس آئے۔ تو سرسید غازی پور میں صدر الصدور تھے۔ اور انہوں نے مولانا عنایت رسول صاحب سے مخلصانہ تعلقات کو بڑھایا۔ یہ تعلقات اس قدر ترقی کر گئے۔ کہ باہمی مشورے سے تورات کی تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا۔ یہ تفسیر اسلام کی تائید میں لکھی جانے والی تھی۔ اور اس کے لئے ہر قسم کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ عبرانی کا ٹائپ اور پریس بھی تیار ہوا۔ اسی مقصد کے لئے سرسید کی نظر انتخاب حضرت حکیم الامۃ مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ پر پڑی اور سرسید نے آپ کو مولانا چریا کوٹی کی امداد کے لئے بلانے کی تجویز کی۔ اس کے متعلق رسالہ مصنف علی گڑھ ماہ جون ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے

"مولانا عنایت الرسول صاحب نے ایک بار سرسید سے فرمایا تھا۔ کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسلامی نقطہ نظر سے تورات کی تفسیر مجھ سے لکھوا لیں۔ کیونکہ یہ کام میرے بعد غالباً نہ ہو سکے گا۔ اس کے لئے پریس، شائع تورات کی شرحوں اور یہود کی تاریخوں کی ضرورت تھی۔ سرسید نے یہ تجویز پسند کی۔ اور ایک عبرانی پریس اس غرض سے منگوایا۔ جو سائنٹفک سوسائٹی میں تھا۔ چنانچہ تہذیب الاخلاق اور خطبات احمدیہ میں توراۃ کی جو عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ وہ اسی پریس کی چھپی ہوئی ہیں۔

سرسید مولانا کی مدد کے لئے حکیم نور الدین قادیانی کو بلانا چاہتا تھا۔ جو عبرانی زبان کسی قدر جانتے تھے اور وہ آنے کے لئے تیار بھی تھے۔

مگر مولانا عنایت رسول صاحب نہ آ سکے۔ اور یہ کام نہ ہو سکا"

یہ واقعہ ایک ایسے شخص نے لکھا ہے۔ جس کو سلسلہ سے تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات نمایاں ہے کہ مولوی عنایت رسول صاحب جیسے فاضل اور متبحر عالم کی امداد کے لئے سارے ہندوستان میں جس شخص کو منتخب کیا گیا وہ

نور الدین رضی اللہ عنہ ہی تھا

اور حضرت ممدوح نے خدمت دین کے جذبہ سے اپنے تمام مشاغل کو چھوڑ کر اس کام میں شمولیت اور امداد کا وعدہ کر لیا۔ وہ یقیناً اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ماجور ہونگے بلکہ میرا ایمان ہے۔ ان کی سعی مشکور ہو چکی کہ فتنہ دجال کو پاش پاش کرنے کے لئے یہ تحریک تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عظیم الشان موعود کے حضور لا کر رکھ دیا جو

دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کیلئے مسیح موعود ہو کر آنے والا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو آقا پر اور خادم پر (خاکسار عرفانی الکبیر)

انتقال

میاں شرف الدین صاحب برادر محلہ مغلپورہ بروز جمعہ مورخہ ۲ جون وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کی پیدائش فیروزپور چھاؤنی میں ۱۸۷۸ء کو ہوئی تحریری بیعت ۱۸۹۶ء میں برما میں کی۔ اور دستی بیعت ۱۹۰۴ء میں کی۔ نہایت مخلص خادم سلسلہ تھے احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

شکریہ

میری والدہ محترمہ کی فوتیدگی پر بعض احباب و رشتہ داروں کی طرف سے افسوس کی چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔ بذریعہ اخبار تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں

(درزی مظفر احمد ولد حضرت اقدس استاد اللہ صاحب مرحوم)

اعلانات دار القضاء ربوہ

(۱) چوہدری محمد حسین صاحب ولد میاں فضل کریم صاحب چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور، ال چک ۲۶۶ ڈاکخانہ ٹنڈو جان محمد تحصیل جمیس آباد ضلع میرپور خاص کے خلاف ان کی اہلیہ مسمات عائشہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہوئی تھی۔ اس کی پیروی کے لئے محمد حسین صاحب کو حسب معمول اطلاع دی گئی۔ مگر ان کو اطلاع نہیں ہو سکی اسلئے اب بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع کیجاتی ہے کہ وہ گیارہ جولائی کو تشریف لاکر پیروی کریں۔ اس تاریخ کو سماعت بہرحال ہوگی۔

(۲) مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے ابوالفضل محمود صاحب سے پانصد چودہ روپے ۵۱۴ واپس دلائے جانے کی درخواست دی ہے۔ جو موخر الذکر نے قادیان میں چند روز کے وعدہ پر قرض لئے تھے۔ اور تاحال ادا نہیں کئے۔ ان کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۵۱ء بوقت ۸ بجے صبح دار القضاء میں حاضر ہو کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ انہیں معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی اس اعلان کے باوجود وہ مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوئے۔ تو یکطرفہ سماعت کرکے فیصلہ کر دیا جائے گا۔"

(ناظم قضاء)

امانت کے حسابداروں کے لئے پاس بک

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حسابداروں کی سہولت کے لئے چیک بکیں تو پہلے ہی دی جاتی ہیں۔ اب پاس بکیں بھی عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ پاس بک حسابداروں کی طرف سے آنے پر اس کا تمام حساب آمد و خرچ اس میں درج کر دیا جایا کرے گا۔

حسابداروں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ خط و کتابت کے وقت اپنے پتہ جات مکمل اور صاف لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اپنا کھاتہ نمبر کا حوالہ بھی دیا کریں۔ تا فوری طور پر ان کی ہدایات کی تعمیل کی جا سکے اور غلطی کا امکان نہ رہے۔ اگر کسی دوست کی طرف سے صیغہ امانت کے کام میں عمدگی اور بہتری پیدا کرنے کی کوئی تجویز آئے۔ جس کا بجٹ اخراجات پر زیادہ اثر نہ پڑتا ہو تو وہ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

اعلان ٹینڈر

(I) ذیل میں دستخط کنندہ کے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مقررہ فارموں پر جو اس دفتر سے دس بجے صبح ۹ جون ۱۹۵۱ء تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں (شیڈول مقررہ) نرخوں پر سربمہر ٹینڈر بارہ بجے تک درکار ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز ایک بجے دوپہر تمام حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کام کے تخمینی مصارف	زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر - این ڈبلیو آر - لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
RN D-GSS I	سیلشن میٹل ۱۷/۲۳ پر واقع پل کے نقصان دیدہ پل پاتیوں کی دوبارہ فرش بندی اور مرمت کا انتظام کرنا۔	ایک لاکھ ۴ ہزار روپیہ جس میں تین ہزار روپیہ کی ٹینڈرری فی صد بھی شامل ہے اس میں قریباً بارہ فٹ گہرے پانچ کنوئیں کھودنا بھی شامل ہے۔	تین ہزار روپیہ

(II) وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست پر درج نہیں ہیں۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے نام ۹ جون ۱۹۵۱ء تک درج کرالیں۔ اور اپنے ہمراہ اپنے مالی حالات اور کام کے تجربہ سے متعلقہ سرٹیفکیٹ بھی لائیں۔ یا پھر درخواست کے ساتھ ہی ان سرٹیفکیٹوں کو منسلک کر دیا جائے۔

(III) مفصل شرائط و ضوابط ہر حاضری والے دن مندرجہ ذیل افسر کے دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:-

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں ہم ان کو لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

نقشہ اوقات سحری وافطاری

جس کو حکومت پنجاب کی مقرر کردہ رویت ہلال کمیٹی لاہور نے شائع کیا

بابت رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ مطابق ماہ جون وجولائی ۱۹۵۱ء

نام ایام	تاریخ قمری	تاریخ شمسی	آخری وقت سحری		وقت افطار	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
بدھ	یکم رمضان	۶ جون	۳	۵۰	۷	۳۴
جمعرات	۲	۷	۳	۵۰	۷	۳۵
جمعہ	۳	۸	۳	۵۰	۷	۳۵
ہفتہ	۴	۹	۳	۵۰	۷	۳۶
اتوار	۵	۱۰	۳	۴۹	۷	۳۶
پیر	۶	۱۱	۳	۴۹	۷	۳۶
منگل	۷	۱۲	۳	۴۹	۷	۳۷
بدھ	۸	۱۳	۳	۴۹	۷	۳۷
جمعرات	۹	۱۴	۳	۴۹	۷	۳۷
جمعہ	۱۰	۱۵	۳	۴۹	۷	۳۸
ہفتہ	۱۱	۱۶	۳	۴۹	۷	۳۸
اتوار	۱۲	۱۷	۳	۴۹	۷	۳۸
پیر	۱۳	۱۸	۳	۴۹	۷	۳۹
منگل	۱۴	۱۹	۳	۴۹	۷	۳۹
بدھ	۱۵	۲۰	۳	۴۹	۷	۳۹
جمعرات	۱۶	۲۱	۳	۴۹	۷	۳۹
جمعہ	۱۷	۲۲	۳	۴۹	۷	۴۰
ہفتہ	۱۸	۲۳	۳	۴۹	۷	۴۰
اتوار	۱۹	۲۴	۳	۴۹	۷	۴۰
پیر	۲۰	۲۵	۳	۵۰	۷	۴۰
منگل	۲۱	۲۶	۳	۵۰	۷	۴۱
بدھ	۲۲	۲۷	۳	۵۰	۷	۴۱
جمعرات	۲۳	۲۸	۳	۵۰	۷	۴۱
جمعہ	۲۴	۲۹	۳	۵۱	۷	۴۱
ہفتہ	۲۵	۳۰	۳	۵۱	۷	۴۱
اتوار	۲۶	یکم جولائی	۳	۵۲	۷	۴۱
پیر	۲۷	۲	۳	۵۳	۷	۴۱
منگل	۲۸	۳	۳	۵۳	۷	۴۱
بدھ	۲۹	۴	۳	۵۴	۷	۴۱
جمعرات	۳۰	۵	۳	۵۴	۷	۴۱

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل شہروں کے اوقات میں حسب ذیل ترمیم واجب ہے۔

نام شہر	برائے سحری	برائے افطار	نام شہر	برائے سحری	برائے افطار	نام شہر	برائے سحری	برائے افطار	نام شہر	برائے سحری	برائے افطار
پشاور	۰	+۱۸	جہلم	-۴	+۵	لائلپور	+۶	+۵	بہاولپور	۲۵ جون تک +۲۱ / ۲۶ جون سے +۱۸	۱۵ جون تک +۵ / ۱۶ سے ۱۹ جون تک +۴ / ۲۰ جون سے +۳
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	+۱۳	+۱۴	راولپنڈی	-۴	+۱	ملتان	+۱۹	+۷	سیالکوٹ	-۵	۲۵ جون تک +۱ / ۲۶ جون سے +۲
ڈیرہ غازیخاں	+۲۱	+۱۰	خوشاب	-۵	+۱۰	مری	-۷	+۱۰	منٹگمری	۱۵-	۷-

المشتہر

سید سعید جعفری ڈپٹی کمشنر و کنوینر رویت ہلال کمیٹی لاہور

تیل کے مسئلہ پر ایران کے اندرونی اختلافات

لندن ۷ رجون۔ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے ڈائرکٹروں کا جو وفد ایرانی حکومت سے گفت وشنید کے لئے آئندہ ہفتہ طہران پہنچنے والا ہے۔ اسے یہاں ایک مضبوط ٹیم تصور کیا جا رہا ہے۔ اس جماعت کے ارکان بہت ہی تجربہ کار ہیں۔ اس مشن کو حکومت کی پوری حمایت حاصل ہے۔ اور ۱۹ رمئی کو جو یادداشت طہران روانہ کی گئی تھی۔ اس میں ایک سرکاری مشن روانہ کرنے کی جو پیشکش کی گئی تھی۔ وہ بدستور قائم ہے۔

طہران سے موصول ہونے والی خبروں سے وہاں دو گروہوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلاف کا پتہ چلتا ہے۔ جسے ایک نامہ نگار نے "اعتدال پسند اکثریت اور انتہا پسند اقلیت" سے تعبیر کیا ہے۔ مؤخرالذکر کا مشورہ یہ ہے۔ کہ کمپنی کے وفد کے آنے سے پہلے پہلے کمپنی کے کارخانوں اور املاک پر قبضہ کر لیا جائے۔ لندن میں خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ ایرانی حکومت کو کمپنی جو رائلٹی دیتی ہے۔ مذاکرات طہران سے پہلے اسکی ادائیگی کی بحالی کا امکان نظر نہیں آتا۔ (اسٹار)

مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کی امداد

راولپنڈی ۷ رجون۔ یہاں مشرقی پاکستان کے ان لوگوں کے لئے شدید ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جو طوفان اور سیلاب کا شکار ہوئے ہیں۔ یہاں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں عوام سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ کے ریلیف فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔ جلسہ میں راولپنڈی کے شہریوں کی طرف سے مصیبت زدگان کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور انہیں تمام ممکن امداد کا یقین دلایا گیا۔ (اسٹار)

کلام پاک کی ایک جامع تصویر بقیہ ص۴

یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ مضمون باقی تمام مذاہب کے مضامین سے بالا رہے گا۔ وہاں فقرہ "جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنیگا" سے بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ خدائے علیم ایسا انتظام کرنے والا ہے۔ کہ گو اس مضمون کے لئے وقت صرف دو گھنٹے مقرر تھا۔ مگر یہ سارا سنایا جانے والا تھا۔ چنانچہ مولوی مبارک علی صاحب کے اپنا وقت دینے اور ایک دن بڑھانے سے یہ بات پوری ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ناظرین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ مضمون انہی ایام میں کتابی شکل میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہو گیا تھا۔ اور اب انگریزی۔ عربی۔ سندھی گجراتی وغیرہ کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ اب اس مضمون کے متعلق بعض اہل الرائے اصحاب کے خیالات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) دی سکاٹسمین لکھتا ہے:۔ "مذاہب مختلفہ کا مقابلتہً مطالعہ کرنیوالے طبقہ میں یقیناً اس کتاب کا بہت خیر مقدم ہوگا۔"

(۲) پی۔ ای۔ کرادو جزیرہ کلیڈنی سے لکھتا ہے:۔ "یہ کتاب عرفان الٰہی کا ایک سرچشمہ ہے۔"

(۳) سپریچوال جرنل بوسٹن لکھتا ہے:۔ "یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے ایک خاص بشارت ہے۔"

(۴) تھیاسوفیکل بک نوٹس میں یہ الفاظ ہیں:۔ "یہ کتاب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے۔"

(۵) انڈین ریویو لکھتا ہے:۔ "یہ کتاب بہت دلچسپ اور مسرت بخش ہے۔ اس کے خیالات روشن جامع اور پر از حکمت ہیں۔ پڑھنے والے کے منہ سے بے اختیار اسکی تعریف نکلتی ہے۔ یہ کتاب یقیناً اس قابل ہے کہ ہر اس شخص کے ہاتھوں میں ہو۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔"

(۶) برسٹل ٹائمز لکھتا ہے:۔ "یقیناً وہ شخص جو اس رنگ میں یورپ وامریکہ کو مخاطب کرتا ہے۔ کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا۔" یہ آراء بطور نمونہ ہیں ورنہ ساری آراء درج کرنے کے لئے تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔

دولت مشترکہ کے وزرائے دفاع کی کانفرنس

لندن ۷ رجون۔ یہاں ذمہ وار حلقوں میں دریافت کرنے سے اس مہینہ کے آخر میں لندن میں دولت مشترکہ کے وزراء دفاع کی ہونے والی کانفرنس کے متعلق مزید تفصیلات دستیاب ہوئی ہیں۔ کانفرنس میں بحیثیت مجموعی دولت مشترکہ کے عام دفاعی مسائل کا جائزہ لیا جائے گا۔ لیکن اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ مذاکرات کی نوعیت مشاورتی ہوگی اور کوئی قطعی فیصلہ کم ازکم اس وقت تک نہیں کیا جائیگا۔ جب تک کہ وزرائے دفاع اپنی اپنی حکومتوں کو رپورٹ پیش نہ کرلیں۔ پہلے سے کوئی تفصیلی ایجنڈا مرتب نہیں کیا جا رہا ہے۔